احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات یکم اگست 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات یکم اگست 2002ء 21 جمادی الاول 1423 ہجری۔ یکم ظہور 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 173

شکر کا حق

حضرت عبداللہ بن غنام البیاضیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کہ جس نے صبح کے وقت یہ دعا کی کہ

اے اللہ اس صبح جتنی بھی نعمتیں میرے پاس ہیں وہ صرف تیری طرف سے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں۔ حمد اور شکر تیرے ہی لئے ہے تو اس شخص نے اس دن کے شکر کا حق ادا کر دیا۔ اور جس نے شام کے وقت یہ دعا کی اس نے رات کے شکر کا حق ادا کر دیا۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح حدیث نمبر 4411)

36 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ایمان افروز خطاب

خدا کے فضل سے دنیا کے 175 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے

رواں سال میں 944 بیوت الذکر اور 138 مشن ہاؤسز اور دو کروڑ سے زائد افراد کی جماعت میں شمولیت ہوئی

دوران دعوت الی اللہ پیش آنے والے ایمان افروز واقعات اور نومبائعین کی استقامت کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 جولائی 2002ء جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز تلاوت اور نظم کے بعد اپنے خطاب میں جماعتی ترقیات کا اختصار سے ذکر فرمایا۔ آپ نے آغاز میں سورۃ النصر کی تلاوت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 175 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ اور میری ہجرت کے 18 سالوں میں 84 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو ملے ہیں۔ امسال 5498 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا جن میں سے 4485 مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو گیا ہے۔

نئی بیوت الذکر و مشن ہاؤسز

حضور انور نے بتایا کہ امسال خدا کے فضل سے 944 نئی بیوت الذکر کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے 175 نئی بنائی گئیں اور 769 بنی بنائی اماموں سمیت ملی ہیں۔ ہجرت کے 18 سالوں میں خدا کے فضل سے جماعت کی بیوت الذکر میں 13065 بیوت کا اضافہ ہو چکا ہے۔

نئے مشن ہاؤسز کے اعداد و شمار کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور انور نے بیان فرمایا کہ سال رواں میں 138 نئے مشن ہاؤسز قائم ہوئے ہیں۔ اور ہجرت کے 18 سالوں میں اب تک خدا کے فضل سے 985 نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

بیعتوں کی تعداد

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا بھر میں نامساعد حالات کے باوجود امسال جماعت کو خدا کے فضل سے 2 کروڑ 6 لاکھ اور 54 ہزار سے زائد نئے پھل ملے ہیں۔

ایمان افروز واقعات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں دعوت الی اللہ کے میدان میں پیش آنے والے چند ایمان افروز واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ گزشتہ سال قازقستان کے وفد میں ایک خاتون تشریف لائیں۔ عالمی بیعت کے وقت ان کے سر میں شدید درد شروع ہو گئی وہ جلسہ سے باہر جانا چاہتی تھیں انہیں کہا گیا کہ یہ روح پرور نظارہ دیکھ کر جائیں۔ خاتون نے بیان کیا کہ میں نے دل میں یہ کہا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو میرے سر کی درد دور ہو جائے۔ چنانچہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں بیعت کے الفاظ دہراتی جاتی اور میرے سر کی درد ختم ہوتی گئی۔ یوں مجھ پر احمدیت کی سچائی ظاہر ہو گئی اور اب وہ خاتون جماعت کی باقاعدہ ممبر ہیں۔

فرانس کے امیر صاحب نے لکھا کہ مراکش کے ایک امام زیر دعوت تھے۔ لیکن وہ احمدیت کو نہ مانتے تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود کی کتاب اعجاز المسیح دی گئی اور حضور انور کو بھی دعا کے لئے لکھ دیا۔ حضور نے دعا کی اور جواب آیا کہ اللہ ان کا سینہ کھول دے چنانچہ یہ کتاب پڑھنے کے بعد حضور کا جواب آنے تک ان پر احمدیت کی صداقت آشکار ہو گئی اور انہوں نے امامت چھوڑ کر احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

بینن میں احمدی ہونے والے بادشاہ جماعت کی غیر معمولی خدمت کر رہے ہیں اور بہت عمدہ کام وہاں پر ہو رہا ہے جس کے اچھے ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک شہر میں جماعت کی بیت الذکر کے لئے بادشاہ نے وہاں کے کمشنر کو ہدایت کی شہر کے وسط میں دو ایکڑ سے زائد اراضی دی جائے تا کہ جماعت کی آئندہ کئی سالوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

گیمبیا میں جماعت ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور کئی تائیدی نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ ایک جگہ پر مخالفین نے جماعت کی بیت الذکر منہدم کر دی۔ جماعت کی طرف سے عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ سات روز کے اندر یہ بیت الذکر دوبارہ تعمیر کر کے دیں۔ چنانچہ جنہوں نے گرائی تھی انہوں نے ہی تعمیر کر کے جماعت کو دی یہ واقعہ سارے علاقے کے لئے نشان بن گیا۔

نومبائعین کی استقامت

نومبائعین کی استقامت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور انور نے نائیجیریا کے ایک نومبائع کے حالات بیان کئے کہ وہاں ایک چیف نے احمدیت قبول کی اس کی مخالفت ہوئی۔ اس کے بچے بھی مخالف ہو گئے اور بڑے چیف نے اس سے اعزاز بھی واپس لے لیا۔ لیکن انہوں نے ان باتوں کی کوئی پرواہ نہ کی بلکہ اپنی جائیداد میں سے جماعت کو ایک پلاٹ بھی دیا اور استقامت دکھائی۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر میں حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ تم دیکھتے ہو کہ باوجود مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں چھوڑا۔ وہ خدا ہر میدان میں میرا حامی رہا۔ میں بے کس تھا اس نے مجھے پناہ دی۔ میں کچھ بھی نہ تھا لیکن اس نے مجھے عزت دی۔ میری طرف برسنے والا ہر پتھر اپنے ہاتھ لیا اور ہر مخالف کا تیر واپس لوٹا دیا۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے جماعت عطا کر دی۔ ان باتوں پر سوچو خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

صرف ایک بات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

روزانہ جو الفضل چھپتا ہے اس میں سے ایک بات اگر آپ کو ایسی ملے جو آپ کی زندگی میں حسن پیدا کرنے والی ثابت ہو تو سال میں شاید 360 یا اس سے چند کم اتنی باتیں مل گئیں۔ لوگ کہہ دیتے ہیں الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ میں بھی کہتا ہوں' الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا ہونا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں (بعض لوگ) کہ اگر الفضل کا ہر مضمون اعلیٰ پایہ کا نہیں ہو گا تو اس کو لے کے پڑھنے کی کیا ضرورت۔ میں کہتا ہوں کہ اگر الفضل کا ایک مضمون بھی اعلیٰ پایہ کا ہے تو اسے لے کے اسے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اگر الفضل میں ایک ایسا مضمون ہے جس میں ایک بات ایسی لکھی ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے والی ہے تو اس فائدہ کو ضائع نہ کریں آپ۔ اگر آپ نے بحیثیت قوم ترقی کرنی ہے۔

(از خطاب 27 دسمبر 1979ء الفضل 24 فروری 1980ء ص 2)

سیمینار آگاہی صحت عامہ

آگاہی صحت عامہ کے لئے فضل عمر ہسپتال میں سیمینار مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب چائلڈ سپیشلسٹ مورخہ 7- اگست 2002ء بروز بدھ شام 8-45 بجے بعد نماز مغرب سیمینار ہال فضل عمر ہسپتال میں Conduct کریں گے۔ سیمینار کا موضوع ہے "بچے کے پہلے پانچ سال" سیمینار کا دورانیہ ایک گھنٹہ ہو گا جس میں 20 منٹ ڈاکٹر صاحب حاضرین کے سوالوں کے جواب بھی دیں گے۔ جو خواتین و حضرات اس سے مستفید ہونا چاہیں وہ اپنا نام رجسٹر کروا لیں تا کہ دعوت نامے جاری کئے جا سکیں۔ داخلہ صرف دعوت نامہ کے ذریعہ ہو گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور

الف۔ خلافت سے پہلے آپ کے حالات اور خدمات

بعہد حضرت مسیح موعود (1)

22 جنوری 1886ء حضرت مسیح موعود چلہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے۔

20 فروری 1886ء حضرت مسیح موعود نے مصلح موعود کے بارہ میں الہامی پیشگوئی شائع فرمائی۔

12 جنوری 1889ء بمطابق 9 جمادی الاول 1306ھ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی ولادت ہوئی۔

18 جنوری 1889ء حضرت صاحبزادہ صاحب کا عقیقہ ہوا۔

مارچ 1889ء حضرت مسیح موعود کے ساتھ پہلا سفر لدھیانہ۔ جس میں حضرت مسیح موعود نے جماعت کی بنیاد رکھی۔

اکتوبر 1889ء حضرت مسیح موعود کے ساتھ سفر لدھیانہ۔

3 مارچ تا اگست 1891ء حضرت مسیح موعود کے ساتھ سفر لدھیانہ۔

ستمبر 1891ء حضرت مسیح موعود کے ساتھ سفر دہلی۔

1892ء آغاز سال میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ لاہور اور سیالکوٹ کا سفر

1893ء وسط سال میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ سفر امرتسر۔

نومبر دسمبر 1893ء سفر فیروزپور۔

1895ء حضور کی تعلیم قرآن کی ابتداء ہوئی۔ حافظ احمد اللہ صاحب ناگپوری نے آپ کو سادہ قرآن شریف پڑھایا۔

7 جون 1897ء حضور کے ختم قرآن کے موقعہ پر یادگار تقریب آمین منعقد ہوئی حضرت مسیح موعود نے اس موقع پر مشہور نظم بعنوان ''محمود کی آمین'' لکھی۔

1897ء اواخر سال میں حضرت مسیح موعود کے ساتھ سفر ملتان۔
اپنی خواہش پر قائم ہونے والی مجلس 'انجمن ہمدردان اسلام' کی سرگرمیوں میں سرگرم حصہ لیتے رہے۔

1898ء ڈسٹرکٹ بورڈ کے پرائمری سکول کے بعد آپ نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں داخلہ لیا۔ اسی سال آپ نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر باقاعدہ بیعت کی۔

3 مارچ 1899ء انجمن ہمدردان اسلام کے صدر منتخب ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت۔

1899ء وسط سال حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کے ساتھ حضور کا پہلا فوٹو لیا گیا۔

1900ء آپ کو خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان حاصل ہوا۔ نماز کی پابندی کا وعدہ کیا۔

〃 〃 آپ نے انجمن تشحیذ الاذہان کی بنیاد رکھی۔ اس مجلس کا نام حضرت مسیح موعود نے رکھا۔

11 اپریل 1900ء خطبہ الہامیہ کی تقریب میں شرکت کی۔

نومبر 1900ء سخت بخار ہوا۔ حضرت مسیح موعود کو آپ کی شفایابی کی الہامی بشارت دی گئی۔

1901ء حضور نے پہلا روزہ رکھا۔

جنوری 1902ء مڈل کے امتحان کے لئے بٹالہ تشریف لے گئے۔

اکتوبر 1902ء آپ کا پہلا نکاح سیدہ محمودہ بیگم (ام ناصر) بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب سے رڑکی میں ہوا۔

1903ء شعر و سخن کی دنیا میں قدم رکھا۔ ابتداءً شاد تخلص کرتے تھے جلال لکھنوی سے اصلاح بھی لیتے رہے۔

اکتوبر 1903ء حضور کی ام ناصر سے شادی ہوئی۔

اگست تا اکتوبر 1904ء حضرت مسیح موعود کے ساتھ قیام گورداسپور۔ لاہور اور سیالکوٹ۔

سچائی کی باتیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی محبت کی باتیں ہوں یا حضور اکرم ﷺ کے عشق کے قصے ہوں یا قرآن کریم کی تعریف ہو، حضرت مسیح موعود نے ان موضوعات پر جب بھی قلم اٹھایا ہے ایک عام پڑھنے والا فوراً محسوس کرتا ہے کہ یہ سچائی کی باتیں ہیں اور سچا عشق یہاں ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ بڑے سے بڑے مخالف نے بھی آپ کے کلام سے استفادہ کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مولانا ظفر علی خان احمدیت کے صف اول کے مخالف تھے جنہوں نے ساری عمر اپنی تقریر و تحریر اور اپنے اخبار ''زمیندار'' میں احمدیت کی مخالفت کی ہے۔ لیکن ان کی جو مسجد کرم آباد ضلع گوجرانوالہ میں بنی ہوئی ہے آپ وہاں جا کر دیکھیں تو ابھی تک اس مسجد پر حضرت مسیح موعود کے شعر لکھے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان میں فارسی کا یہ شعر بھی ہے۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہان محمدؐ

کہ اگر تم محمد مصطفیٰ ﷺ کے حسن کی دلیل چاہتے ہو تو پھر آپؐ کے عاشق ہو جاؤ۔ کیونکہ محمدؐ ہی محمدؐ کے حسن کی دلیل ہے۔ حسن کی دلیل تو سوائے عشق کے اور کچھ نہیں ہوا کرتی۔ وہ تو ایسا وجود ہے کہ اس کو دلیلوں کی ضرورت نہیں۔ وہ عاشق بناتا ہے۔ ایک حسین کے لئے باہر کی دنیا سے دلیلیں نہیں ڈھونڈی جاتیں۔ کیونکہ اس کا اپنا وجود دلیل ہوتا ہے۔ جب تک ایک آدمی کو آنحضور ﷺ سے گہرا تعلق اور سچا عشق نہ ہو۔ اس نے آپؐ کی ذات کے متعلق سوچا نہ ہو اور ہر پہلو سے آپؐ کی پاکیزہ زندگی کا جائزہ نہ لیا ہو۔ اس وقت تک یہ شعر اس کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا۔ اس مضمون کو آپ دوسرے شعراء کے کلام میں تلاش کریں لیکن کہیں آپ کو نظر نہیں آئے گا۔

تحریر کے متعلق تو مجھے یاد نہیں لیکن اپنے بیان میں مولانا ظفر علی خان نے ایک دفعہ کہا کہ آنحضرت ﷺ کی محبت میں جتنے بھی شعر کہے گئے ہیں کہیں ایک شعر کے اندر آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس سے زیادہ Concentrated محبت کا اظہار نہیں پایا جاتا جتنا اس شعر میں پایا جاتا ہے۔

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہان محمدؐ

یعنی جب خدا اور رسولؐ کے عشق کی بات آئی تو اس شخص کو بھی، جو شاعری میں کمال رکھتا تھا اور بڑا فصیح البیان شاعر سمجھا جاتا تھا، اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کے سوا کسی اور کا شعر ہی نہیں ملتا۔ کیا وجہ ہے؟ اس لئے کہ دل نے گواہی دی کہ سچا عشق یہاں ہے۔

الغرض حضرت مسیح موعود کے کلام میں آپ کو عشق و محبت کے ایسے ایسے انوکھے مضامین ملیں گے کہ اس کے بعد ایک منصف مزاج یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ یہ جھوٹے کا کلام ہے۔'' (مطبوعہ الفضل 9 مارچ 1983ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ)

ہمیں بھی ہے نسبت تلمذ کسی مسیحا نفس سے حاصل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دلنوازیوں کی پرکیف داستان

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

قسط دوم آخر

ایک بار حضور گھوڑے پر سواری کر رہے تھے۔ کہ شاید گھوڑا بدکا اور حضور گر پڑے۔ معمولی چوٹ آئی۔ مگر ہم تو اس منہ کے بھوکے تھے۔ تیمارداری کے بہانے حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی سرکردگی میں ربوہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ملاقات کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

صوبیدار عبدالمنان صاحب افسر حفاظت خاص تھے۔ انہوں نے ٹھیٹھ دھلوی زبان میں بیان کرنا شروع کیا۔ کہ حضور اس طرح جا رہے تھے تو گھوڑا یوں بدکا۔ حضور یوں گرے۔ میں نے جواباً کہا۔ صوبیدار صاحب حضور پنجابی میں گھوڑے پر سوار ہوئے تھے۔ اور پنجابی ہی میں گرے تھے۔ اور پنجابی زبان ہی اس کو صحیح بیان کرسکتی ہے۔ یہ اردو زبان کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ کہ ایسے بیان کر سکے۔ یہ تو ایک لطیفہ تھا۔

ستمبر 1974ء کے پہلے عشرے میں برادرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کی تحریک پر حضرت امیر صاحب کے ہمراہ گئے۔ اس دورہ میں جناب محمد اقبال صاحب پراچہ برادرم قریشی محمود الحسن صاحب بھی ساتھ تھے۔ اس روز اس دور کے مخصوص حالات میں حضور سے یہ استفسار کیا۔ کہ آج کل کیا دعائیں کرنی چاہئیں۔ مختصر یہ کہ حضور نے فرمایا کہ ہم بددعا تو کسی کے لئے بھی نہیں کرتے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے۔ کہ مجھ پر خصوصی کرم بلا استحقاق ہوتا رہا۔

اگست 1976ء کی بات ہے۔ حضور یورپ کے دورہ جرمنی وغیرہ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور میں لندن پہنچ کر حضور کی آمد کا منتظر تھا۔ حضور ہیتھرو ائرپورٹ پر جرمنی سے واپسی پر اترے۔ تو وہاں چند بزرگوں کو ہی جانے کی اجازت دی گئی تھی۔ باقی سب لوگ 16 گریسن ہال روڈ پر استقبال کے لئے اکٹھے تھے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ائرپورٹ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے مجھے واپس آکر بتلایا۔ کہ حضور نے مجھ سے ائرپورٹ پر پوچھا کہ "نون آیا ہوا ہے"۔ چوہدری صاحب نے جواب دیا۔ کہ میں نے سنا ہے آیا ہوا ہے۔ ابھی مجھے ملا نہیں۔ پھر مرزا لقمان احمد صاحب سے پوچھا۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو مزید پوچھا کہ وہ یہاں لندن میں کیا کر رہا ہے۔ صاحبزادہ صاحب نے بتلایا کہ اس نے تین گاڑیاں خریدی ہیں۔ یہ بات ائرپورٹ پر ہوئی۔ مشن ہاؤس پہنچے تو ہم قطاروں میں کھڑے تھے میرے دو غیر از جماعت دوست بھی ہمراہ تھے۔ میں نے ان کا تعارف کروایا۔ تو دلفریب مسکراہٹ سے جو ہمیشہ آپ کے چہرے پر کھیلتی رہتی تھی۔ مجھے فرمایا کہ دین میں تو چار کی اجازت ہے۔ میں سمجھ گیا۔ عرض کیا۔ بہتر حضور۔ چوتھی کا بندوبست بھی کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص خود میری جائے رہائش پر آکر اپنی گاڑی مجھے دے گیا۔ اور اس طرح چار پوری ہو گئیں۔ پھر سال 1978ء میں عزیزم محمد اکرام پراچہ بھی میرے ہمراہ تھے۔ وہ بھی کاروں کے گاہک اور میں بھی۔ ہم ٹرین پر سوار ہو کر ایک ڈیلر کے پاس روزانہ جاتے سودا طے نہیں ہو رہا تھا۔ ایک دن دوپہر کو میں حضور سے ملا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے معمول کے مطابق مجھے روکا۔ کہ حضور دفتر میں بہت مصروف ہیں۔ ہم بھی ٹلنے والے نہیں تھے۔ منت سماجت کر کے 5 منٹ کی اجازت حاصل کر لی۔ حضور تو گویا انتظار میں بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور فلاں ڈیلر سے کاروں کی خرید کی بات ہو رہی ہے۔ مگر طے نہیں ہو پا رہی۔ حضور نے فرمایا۔ وہ کراچی کے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اچھی شہرت رکھتے ہیں۔ جاؤ ان سے سودا کر لو۔ میں ٹرین پر سوار ہو کر فوراً آ گیا اور کہا کہ مجھے دو گاڑیاں منگوا دو۔ اس نے کہا کہ نون صاحب آج بڑی تیزی میں ہو۔ پہلے تو فیصلہ نہیں کر رہے تھے۔ میں نے حضور کے ساتھ ملاقات کا بتلایا۔ ان صاحب کا جماعت سے تعلق نہیں تھا۔ یوں وہ باخبر تھا۔ کہ حضور تو جرمنی گئے ہوئے تھے۔ میں نے بتلایا کہ آج ہی واپس تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ وہ معاہدہ طے ہو گیا۔ اور جب میں نے مطلوبہ ادائیگی کردی۔ تو اس نے 100 پونڈ اٹھا کر مجھے واپس کر دیئے۔ کہ اتنے برگزیدہ انسان نے میری تعریف کی ہے۔ تو میں یہ 100 پونڈ کم لوں گا۔ یہ بتانا بھول رہا تھا کہ مجھے پانچ منٹ ملاقات کا وقت ملا تھا۔ میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ساتھ 5 منٹ کے دعویٰ کا ذکر کیا۔ مگر حضور نے 30,25 منٹ تک بٹھائے رکھا۔ جتنا بیٹھتے اکتاہٹ کا کبھی احساس ہی نہ ہوتا تھا۔ بلکہ جب اس نور افشاں محفل سے اٹھتے تو تشنگی اور بڑھ جاتی۔ حضور کی عنایات خسروانہ کا انتہا ہی نہیں۔ میں مورد کرم بے حساب رہا۔ حضور اسلام آباد میں تشریف فرما تھے۔ ہم بھی کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر پیچھے پیچھے رہتے۔ ہمارا قیام راولپنڈی میں ہی تھا۔ ایک MES کے غیر از جماعت افسر میرے ہمراہ تھے۔ سوچا کہ مغرب کی نماز حضور کی اقتدا میں ادا کی جائے۔ میرے ہمراہی دوست کو میں نے باہر لان میں کرسی بچھوا دی۔ اور خود لاؤنج میں گیا۔ جہاں حضور بالائی منزل سے اتر کر نمازیں پڑھاتے تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے دیکھتے ہی حکم سنایا۔ کہ ملاقات نہیں ہوگی۔ میں نے کہا۔ کہ ہم نے کوئی درخواست دی ہے۔ جو آپ نامنظور فرما رہے ہیں۔ میں تو نماز پڑھنے آیا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد حضور نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ اوپر جاتے ہوئے مرزا انس احمد صاحب کو فرما گئے۔ نون نماز پڑھ لے تو اسے اوپر میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ میں حسب الحکم اوپر گیا۔ تو ایک کمرے میں حضور اکیلے بیٹھے تھے۔ دوسری نشست پر مجھے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ ان دنوں ایک نازک سا معاملہ سرگودھا میں چل رہا تھا۔ اور حضور کو یہ رپورٹ ملی تھی کہ سرگودھا میں کوئی فوجداری مقدمہ ربوہ کے لوگوں پر بھی قائم کرنے کی کارروائی چل رہی ہے۔ اور یہ بات درست تھی۔ مگر میں نے حسب توفیق کوشش کی۔ کہ مقدمہ درج نہ ہو۔ حضور نے اس کی تفصیل مجھ سے سنی۔ اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار فرما کر مجھے ہدایات دیں۔ اگلے روز تعطیل تھی اور مجھے حکم دیا۔ کہ پرسوں شام جو صورت حال ہو مجھے اوپر کے فون نمبر پر اطلاع دینا۔ اور اگر کوئی اور فون اٹھائے تو کہنا کہ "ناصر احمد" سے ہی بات کرنی ہے۔ میں نے معذرت کی۔ کہ میں حضور کو کیوں کر بلا سکتا ہوں۔ فرمایا کہ میرے حکم سے۔ حضور نے میرے دوست کو بھی اور مجھے بھی اپنے ہمراہ کھانا کھانے کو کہا۔ مگر میں نے یہ کہہ کر معذرت کر لی کہ ہماری دعوت پنڈی میں ہے۔ جہاں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے ہفتہ کی شام کو فون کیا۔ تو میاں انس احمد صاحب نے اٹھایا۔ تو میں نے انہیں تفصیلی رپورٹ دے کر کہ درخواست اللہ فضل وکرم سے خارج ہو گئی ہے۔ اور یہ کہ حضور کو بتا دیں۔ چونکہ صاحبزادہ صاحب موصوف کا اپنا نام اس میں آتا تھا۔ اس لئے ان سے چھپانے کا کوئی سوال ہی نہ تھا۔ اور یہ مجھ میں ہمت ہی نہیں تھی کہ میں کہتا کہ حضرت صاحب کو فون پر بلایا جاوے۔ یہ تو چند ملاقاتوں کا ذکر نمونۃً کیا ہے۔ ورنہ یہ کبھی شاذ ہی ہوا ہوگا کہ میں نے حضور کے پیچھے بیت مبارک میں نماز ادا کی ہو۔ اور پہریدار حکم لے کر نہ آیا ہو۔ کہ حضور طلب فرما رہے ہیں۔

آپ کے سترہ سالہ دور خلافت میں سمندروں میں کس قدر ہلچل رہی۔ موجیں کس قدر شور انگیز رہیں۔ گرداب کس کس طرح ناچے۔ سیاست کے بڑے بڑے برج کس طرح الٹ دیئے گئے۔ یہ ایک طولانی قصہ ہے۔ ایسے پرآشوب دور میں بھی آپ مسلسل پژمردہ چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرتے رہے۔ فیضان روحانی کے امین بھی تھے۔ قسیم بھی تھے۔ آپ کی دینی اور روحانی توجہات اور باطنی فیوض نے لاکھوں افراد کے دلوں کی دنیا بدل ڈالی۔ آپ کی محبت آمیز اور شفقت آفرین گفتگو اور دلنواز تبسم سے ظلمت یاس آس سے بدل جاتی تھی۔ بحرانوں میں اس مرد بحران کے کمالات نکھر کر سامنے آتے تھے۔ جناب ثاقب کا اشارہ بڑا واضح تھا اور برحق کہ۔

جب زخم لگیں تو چہرے پر پھولوں کا تبسم لہرائے
فرزانوں کا اتنا ظرف کہاں یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا

آپ کا خلق عظیم سراپا تاثیر تھا۔ ہر خادم یہی سمجھتا تھا۔ کہ ان احسانات عظیم کا وہی اکیلا مورد ہے۔ مگر وہ تو محبتوں اور شفقتوں کا بحر مواج تھا۔ اس نے جتنی دولتیں تقسیم کیں۔ ان میں کمی نہ آئی۔ اضافہ ہی ہوتا رہا۔

حضور کی طبیعت میں ٹھہراؤ سنجیدگی۔ اور اس کے ساتھ زندہ دلی کا حسین امتزاج تھا حضور کے ساتھ گزرے ہوئے دن میری زندگی کی قیمتی متاع ہیں۔ جنہیں میں نے اپنے دل کے خانوں اور ذہن کے لاکر میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ جب کبھی افسردگی یا اداسی ستاتی ہے۔ تو اسی خزانے کا اندوختہ میرے کام آتا ہے۔

سال 1974ء میں ہنگامہ خیزی اور اشتعال انگیزی میں اضافہ ہو گیا تھا۔ حضور آدھی رات کے وقت سنگینوں کے سائے میں سفر کر سکتے تھے۔ ورنہ گو حضور کسی کے دشمن نہیں تھے۔ مگر کم فہم اور نادان لوگ آگ اگلتے تھے۔ مگر کیا مجال جو آپ کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور پیشانی کے نور میں کمی آئی ہو۔ شاعر نے جس خوبی سے حضور کی تصویر اتاری ہے ہم سے یہ کب ممکن ہے؟

آنکھیں کہ جیسے نور کی ندی چڑھی ہوئی
چہرہ کہ جیسے پھول کھلا ہو گلاب کا

اگست 1974ء میں میں نے عزیزم اکرام صاحب پراچہ اور کیپٹن ملک غلام احمد نون کی معیت میں اسلام آباد میں ایک دن زیارت کی ہمیں دیکھا۔ تو ایک فاتح جرنیل کی طرح موٹر کی کھڑکی سے ہاتھ لمبا کر کے خوش آمدید کہا۔ اور ہم نے محسوس کیا۔ کہ وہ ہاتھ ہمارے خلاف بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر گیا ہے۔ وہاں سڑک پر سپیڈ بریکر تھا۔ ہم عمداً وہیں کھڑے تھے۔

چہرے پر نور پہلے سے فزوں تر دیکھا تو میں نے کہا

تیرے چہرے کا نور اصلی ہے
چاند کی روشنی ادھاری ہے

پھر 9 جون 1982ء کی بے پناہ رات مجھ غریب پر قیامت بن کر آئی۔ میں سو رہا تھا۔ کچھ پتہ نہیں کہاں سے آواز آئی۔ کس نے پکارا۔ کس نے صدا دی۔ کہ حضور فوت ہو گئے ہیں۔ میں سناٹے میں آ گیا۔ چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا۔ حضور کی صحت تو بہتر تھی۔ یہ ہوائی کسی دشمن کی اڑائی ہوئی ہوگی اور مجھے آج تک کچھ علم نہیں۔ کہ وہ آواز کہاں سے آئی اور کیسے آئی۔ ذرا ہوش سنبھلے تو حضرت امیر صاحب سے تصدیق کروانے کیلئے فون کرنا چاہا مگر پھر رک گیا۔ کہ اس وقت انہیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں ہے۔

اتنے میں میری مرحومہ بیوی بھی جاگ چکی تھی اور میری سراسیمگی کو دیکھ کر پوچھا کیا بات ہے۔ اب بات میرے منہ پر نہیں سکتی تھی۔ بالآخر میں نے حضور کی قیام گاہ پر اسلام آباد فون کیا۔ تو اناللہ جواب میں سنا۔

اس طرح 9 جون 1982ء کو دو سورج ڈوبے ایک وہ جو روزانہ مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں ڈوب جاتا ہے۔ دوسرا علم و عرفان اور شفقت و رافت کا یہ سورج جو مشرق سے طلوع ہوتا تھا اور خداداد نور سے چار دانگ عالم میں روشنی پھیلا کر مشرق میں ہی غروب ہوا تھا۔ میں اسی دن ماں کی مامتا سے اور باپ کی شفقتوں سے یکسر محروم ہو گیا تھا۔ اور وہ رات مجھے یتیم کر گئی تھی۔ قانون قدرت کے ماتحت پھر خزاں کے بعد بہار آتی ہے۔ مگر میری زندگی میں اس کے بعد پھر بہار لوٹ کر نہ آئی۔ قربان جاؤں قادر کریم کے جس نے لٹے پٹے قافلے کو پھر ایک فتح نصیب جرنیل دے دیا۔ دردوغم اور رنج والم کے طوفان میں گھرے نیم جانوں اور بسمل کی طرح تڑپنے والوں کو پھر زندگی عطا فرمائی۔ پھر ایک رجل فارسی کا نزول ہوا۔ اور پھر خوفناک طوفانوں کے بھنور میں پھنسی ہوئی کشتی کے بادباں اس نے سنبھال لئے۔ قادر کریم اس کی پشت پر تھا۔ اس کے آتے ہی ہر قسم کے خطرات اور مصائب و آلام کے بادل چھٹ گئے۔ ٹوٹے ہوئے دل پھر قرار پکڑ گئے۔ وہ تو اپنے اولوالعزم باپ کا کامل عکس ہے۔ فتوحات اسے خوش آمدید کہتی ہیں۔ کامیابیاں اور کامرانیاں اس کی بلائیں لیتی ہیں۔ صد افسوس کہ موت نے ہم سے وہ نقاش اور مصور بھی چھین لیا۔ جسے جماعت احمدیہ پر "لیل" کے اندھیرے چھا جانے کے بعد "ضحیٰ" کے روشنی بکھیرنے کو دو مصرعوں میں یوں بیان کر کے گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا تھا۔

ثاقب یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر جو لیا طاہر بخشا
ورنہ دیوانے مر جاتے سر ٹکرا کر دیواروں سے

تین خلافتوں کے بابرکت زمانے دیکھے آسمانی نشانوں کا مشاہدہ کیا وہ زمانہ بھی دیکھا۔ جب چند خوش قسمت صداقت کو تسلیم کرتے تھے۔ تو ہم لہک لہک کر سورۃ نصر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور اب وہ زمانہ بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب ایک ایک سال میں لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں دین حق کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یادوں کے موتی سینے میں بہت محفوظ ہیں۔ ان کو پرونے کا کام بھی اتنا آسان نہیں ہے۔ چند منتشر اور بے ربط یادوں کو جمع کیا ہے۔

اور عشق کی باتوں میں ترتیب کی جستجو کرنا یوں بھی مناسب اور ممکن نہیں ہوتا۔

کتنی بے ربط تھی عشق کی گفتگو
جب مرتب ہوئی داستان بن گئی

پیاسے جانور کو پانی پلانے سے ایک شخص کی بخشش ہو گئی

درخت اور جانوروں کے بارہ میں دینی تعلیم

اگر کوئی درخت لگائے اور اس سے جانور کھائیں تو یہ صدقہ ہے

محترم سید محمود احمد ناصر صاحب

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک بدکار عورت کی مغفرت ہو گئی کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گزری جو کنوئیں کے کنارہ ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے ہلاک کر دے اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اس کو اپنی اوڑھنی سے باندھا اور اس طرح اس نے کتے کے لئے پانی نکالا اور اس وجہ سے اس کی مغفرت ہو گئی۔

(بخاری کتاب بدء الخلق

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک آدمی رستہ میں سفر کر رہا تھا اور اس کو شدید پیاس لگی اس کو ایک کنواں ملا جس میں وہ اترا اور پانی پی کر باہر آیا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا اور پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کو منہ مار رہا تھا اس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی تھی وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا اور کتے کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر دانی کی اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا ہمارے لئے جانوروں میں بھی اجر ہے آپؐ نے فرمایا ہر جاندار (کو آرام دینے) میں اجر ہے۔

(بخاری کتاب المظالم

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک عورت اس وجہ سے دوزخ میں گئی کہ ایک بلی کو اس نے باندھ رکھا اور نہ اس کو خود کچھ کھلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے جاندار کھائے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کوئی بھی مسلمان نہیں کہ اگر وہ کوئی درخت لگائے یا کھیت اگائے اور اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا جانور کھائے تو یہ اس لگانے والے کے حق میں صدقہ ہوتا ہے۔ (بخاری کتاب الحرث

1- استثناء 13 باب میں لکھا ہے۔

اور جو شہر خداوند تیرے خدا نے تجھ کو رہنے کو دئے ہیں اگر ان میں کسی کے بارے میں تو یہ افواہ سنے کہ چند خبیث آدمیوں نے تیرے ہی بیچ میں سے نکل کر اپنے شہر کے لوگوں کو یہ کہہ کر گمراہ کر دیا ہے کہ چلو ہم اور معبودوں کی جن سے تم واقف نہیں پوجا کریں تو تو دریافت اور خوب تفتیش کر کے پتہ لگانا اور دیکھ اگر یہ سچ ہو اور قطعی یہی بات نکلے کہ ایسا مکروہ کام تیرے درمیان کیا گیا تو تو اس شہر کے باشندوں کو تلوار سے ضرور قتل کر ڈالنا اور وہاں کا سب کچھ اور چوپائے وغیرہ تلوار سے نیست و نابود کر دینا۔

2- استثناء 20 باب میں لکھا ہے۔

ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے کسی ذی نفس کو بچا نہ رکھنا۔ (20/16)

3- استثناء 20 باب میں لکھا ہے۔

جب تو کسی شہر کو فتح کرنے کے لئے اس سے جنگ کرے اور مدت تک اس کا محاصرہ کئے رہے تو اس کے درختوں کو کلہاڑی سے نہ کاٹ ڈالنا کیونکہ ان کا پھل تیرے کھانے کے کام آئے گا سو تو ان کو مت کاٹنا کیونکہ کیا میدان کا درخت انسان ہے کہ تو اس کا محاصرہ کرے؟ سو فقط ان ہی درختوں کو کاٹ کر اڑا دینا جو تیری دانست میں کمانے کے مطلب کے نہ ہوں۔ (20/20-19)

4- سلاطین 3 باب میں لکھا ہے۔

خداوند یوں فرماتا ہے .... موآبیوں کو بھی تمہارے ہاتھ میں کر دے گا اور تم ہر فصیل دار شہر اور عمدہ شہر مارلو گے اور ہر اچھے درخت کو کاٹ ڈالو گے۔ (3/19)

اسرائیلیوں نے اٹھ کر موآبیوں کو ایسا مارا کہ وہ ان کے آگے سے بھاگے پر وہ آگے بڑھ کر موآبیوں کو مارتے مارتے ان کے ملک میں گھس گئے اور انہوں نے شہروں کو مسمار کیا .... اور سب اچھے درخت کاٹ ڈالے۔ (20/25-24)

5- مرقس کی انجیل میں لکھا ہے۔

دوسرے دن جب وہ بیت عنیاہ سے نکلے تو اسے بھوک لگی اور وہ دور سے انجیر کا ایک درخت جس میں پتے تھے دیکھ کر گیا کہ شاید اس میں کچھ پائے مگر جب اس کے پاس پہنچا تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا اس نے اس سے کہا آئندہ کوئی تجھ سے کبھی پھل نہ کھائے اور اس کے شاگردوں نے سنا ....

پھر صبح کو جب وہ ادھر سے گزرے تو اس انجیر کے درخت کو جڑ تک سوکھا ہوا دیکھا پطرس کو وہ بات یاد آئی اور اس سے کہنے لگا اے ربی دیکھ یہ انجیر کا درخت جس پر تو نے لعنت کی تھی سوکھ گیا ہے۔

(مرقس 11/21)

6- مرقس کی انجیل میں لکھا ہے۔

جب وہ کشتی سے اترا تو فی الفور ایک آدمی جس میں ناپاک روح تھی قبروں سے نکل کر اس سے ملا وہ قبروں میں رہا کرتا تھا اور اب کوئی اسے زنجیروں سے بھی نہ باندھ سکتا تھا کیونکہ وہ بار بار بیڑیوں اور زنجیروں سے باندھا گیا تھا لیکن اس نے زنجیروں کو توڑا اور بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا اور کوئی اسے قابو میں نہ لا سکتا تھا اور وہ ہمیشہ رات دن قبروں اور پہاڑوں میں چلاتا اور اپنے تئیں پتھروں سے زخمی کرتا تھا وہ یسوع کو دور سے دیکھ کر دوڑا اور اسے سجدہ کیا اور بڑی آواز سے چلا کر کہا اے یسوع خدا تعالیٰ کے بیٹے مجھے تجھ سے کیا کام تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں مجھے عذاب میں نہ ڈال کیونکہ وہ اس سے کہتا تھا اے ناپاک روح اس آدمی میں سے نکل آ۔ پھر اس نے اس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اس نے اس سے کہا میرا نام لشکر ہے کیونکہ ہم بہت ہیں پھر اس نے اس کی بہت منت کی کہ ہمیں اس علاقہ سے باہر نہ بھیج اور وہاں پہاڑ پر سؤروں کا ایک غول چر رہا تھا پس انہوں نے اس کی منت کر کے کہا کہ ہم کو ان سؤروں میں بھیج دے تاکہ ہم ان میں داخل ہوں پس اس نے ان کو اجازت دی اور ناپاک روحیں نکل کر سؤروں میں داخل ہو گئیں اور وہ غول جو کوئی دو ہزار کا تھا کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور جھیل میں ڈوب مرا اور ان کے چرانے والوں نے بھاگ کر شہر اور دیہات میں خبر پہنچائی پس لوگ یہ ماجرا دیکھنے کو نکل کر یسوع کے پاس آئے .... وہ اس کی منت کرنے لگے کہ ہماری سرحد سے چلا جا۔

(مرقس باب 5)

غذا

حضرت حسین بی بی صاحبہ والدہ محترمہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان کی غذا ہی نماز و استغفار تھی۔ جب تہجد کے وقت جسمانی عوارض کے وقت اٹھنے سے قاصر رہتیں تو اس کی کمی نماز چاشت سے پوری کرتیں۔ مولا کے آگے جھکنے والا ہر سر آپ کو پیارا لگتا تھا اور نماز میں غفلت کرنے والا کوئی عزیز آپ کی سرزنش سے بچنے نہیں سکتا تھا۔

(رفقاء احمد جلد 11 ص 184 از ملک صلاح الدین صاحب۔ احمدیہ بک ڈپو قادیان طبع اول۔ دسمبر 62ء)

دنیا میں سب سے

بڑا۔لمبا ....
چھوٹا، نیچا ....
زیادہ ....
کم ....
پہلا ....

سب سے زیادہ چاندی پیدا کرنے والا ملک:۔

میکسیکو پیداوار (1988ء) 2400 ٹن۔
دوسرے نمبر پر پیرو، پیداوار (1988ء) 2000 ٹن۔

سب سے زیادہ خام تیل پیدا کرنے والا ملک:۔

سعودی عرب پیداوار (نومبر 1992ء) 8.50 ملین بیرل یومیہ۔ روس اور امریکہ بالترتیب دنیا کے دوسرے اور تیسرے بڑے تیل پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔ سعودی عرب سابقہ سوویت یونین کے دسمبر 1991ء میں ٹوٹ جانے کے بعد دنیا کا سب سے زیادہ خام تیل (Crude Oil) پیدا کرنے والا ملک بنا۔

سب سے زیادہ تیل استعمال کرنے والا ملک:۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ دنیا میں کل استعمال ہونے والے تیل کا تقریباً ایک چوتھائی 14705000 بیرل یومیہ استعمال کرتا ہے۔

سب سے زیادہ تیل برآمد کرنے والا ملک:۔

سعودی عرب۔

سب سے زیادہ کوئلہ پیدا کرنے والا ملک:۔

چین، پیداوار (1988ء) 88.5 ملین ٹن، امریکہ دوسرا سب سے بڑا کوئلہ پیدا کرنے والا ملک ہے۔

سب سے زیادہ ٹین پیدا کرنے والا ملک:۔

برازیل، چین، انڈونیشیا اور ملائشیا بالترتیب دنیا کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے سب سے زیادہ ٹین پیدا کرنے والا ملک ہے۔

سب سے زیادہ ٹیلیویژن بنانے والا ملک:۔

جاپان، (پیداوار 1988ء 17.7 ملین سیٹ) چین (پیداوار 1988ء 16.7 ملین سیٹ) اور امریکہ (پیداوار 1988ء 13.7 ملین سیٹ) دنیا کے دوسرے اور تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ ٹیلیوژن بنانے والے ممالک ہیں۔

سب سے زیادہ تجارتی بحری جہاز بنانے والا ملک:۔

جاپان، جنوبی کوریا اور جرمنی بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

سب سے زیادہ اون پیدا کرنے والا ملک:۔

آسٹریلیا، پیداوار (1988ء) 920000 ٹن۔

سب سے زیادہ گندم پیدا کرنے والا ملک:۔

چین، پیداوار (1991ء۔1990ء) 86 ملین ٹن۔

سب سے زیادہ گنا پیدا کرنے والا ملک:۔

برازیل (پیداوار 1988ء 277 ملین ٹن)۔ بھارت (پیداوار 1988ء 165 ملین ٹن) اور کیوبا (پیداوار 1988ء 73 ملین ٹن) بالترتیب دنیا کے دوسرے اور تیسرے سب سے زیادہ گنا پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔

سب سے زیادہ چینی پیدا کرنے والا ملک:۔

بھارت، پیداوار (1988ء) 9 ملین ٹن۔ برازیل (پیداوار 1988ء 8.5 ملین ٹن) اور کیوبا (پیداوار 1988ء 7.5 ملین ٹن) دوسرے اور تیسرے سب سے زیادہ چینی پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔

سب سے زیادہ کپاس پیدا کرنے والا ملک:۔

چین۔ امریکہ اور ازبکستان بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

سب سے زیادہ تمباکو پیدا کرنے والا ملک:۔

چین (پیداوار 1988ء 2.4 ملین ٹن)۔ امریکہ اور برازیل بالترتیب دنیا کے دوسرے اور تیسرے سب سے زیادہ تمباکو پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔

سب سے زیادہ پٹ سن پیدا کرنے والا ملک:۔

بھارت، پیداوار (1988ء) 1.2 ملین ٹن۔ 1988ء میں بنگلہ دیش کی پیداوار 73. ملین ٹن تھی۔

سب سے زیادہ چائے پیدا کرنے والا ملک:۔

بھارت، چین اور سری لنکا بالترتیب دنیا کے دوسرے اور تیسرے سب سے زیادہ چائے پیدا کرنے والے ممالک ہیں۔

سب سے زیادہ اسلحہ فروخت کرنے والا ملک:۔

امریکہ 1990ء میں امریکہ کی برآمد دنیا کی کل برآمد کا 40 فیصد تھی۔

سب سے بڑی قانون ساز اسمبلی:۔

چین کی نیشنل پیپلز کانگرس جو کہ 2978 ممبران پر مشتمل ہے۔ ممبران پانچ سال عرصہ کے لئے چنے جاتے ہیں۔

سب سے زیادہ اسلحہ خریدنے والا ملک:۔

سعودی عرب 1990ء میں متحدہ عرب امارات اور بحرین دنیا کے بالترتیب دوسرے اور تیسرے سب سے زیادہ اسلحہ خریدنے والے ممالک تھے۔

سب سے زیادہ قدرتی ربڑ پیدا کرنے والا ملک:۔

ملائشیا، انڈونیشیا اور تھائی لینڈ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

سب سے زیادہ سیمنٹ پیدا کرنے والا ملک:۔

چین 1988ء میں پیداوار 186 ملین ٹن۔

سب سے زیادہ المونیم پیدا کرنے والا ملک:۔

امریکہ پیداوار (1988ء) 53 ملین ٹن۔

سب سے زیادہ سرمہ پیدا کرنے والا ملک:۔

جنوبی افریقہ، چین اور روس بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

سب سے زیادہ تانبا پیدا کرنے والا ملک:۔

چلی، پیداوار 1988ء 1.42 ملین ٹن۔ امریکہ دوسرا سب سے بڑا تانبا پیدا کرنے والا ملک ہے 1988ء میں پیداوار 1.24 ملین ٹن تھی۔

سب سے زیادہ سیسہ پیدا کرنے والا ملک:۔

امریکہ۔

سب سے زیادہ یورینیم پیدا کرنے والا ملک:۔

کینیڈا، پیداوار (1988ء) 12400 ٹن۔ امریکہ پیداوار (1988ء) 5200 ٹن اور جنوبی افریقہ پیداوار (1988ء) 3800 ٹن بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر سب سے زیادہ یورینیم پیدا کرنے والے ملک ہیں۔

سب سے زیادہ جست پیدا کرنے والا ملک:۔

کینیڈا، پیداوار (1988ء) 1.5 ملین ٹن۔

سب سے زیادہ کاغذ بنانے والا ملک:۔

امریکہ، پیداوار (1988ء) 68 ملین ٹن جاپان پیداوار (1988ء) 23 ملین ٹن اور کینیڈا پیداوار 16 ملین ٹن کے ساتھ بالترتیب دوسرے اور تیسرے سب سے زیادہ کاغذ بنانے والے ملک ہیں۔

سب سے زیادہ کافی پیدا کرنے والا ملک:۔

برازیل سب سے زیادہ کافی برآمد بھی برازیل ہی کرتا ہے کولمبیا اور انڈونیشیا بالترتیب دوسرے اور تیسرے بڑے کافی پیدا کرنے والے اور برآمد کرنے والا ممالک ہیں۔

سب سے زیادہ بائیسکل بنانے والا ملک:۔

چین 1987ء میں چین میں 40 ملین بائیسکل تیار ہوئے۔ چین میں دنیا میں سب سے زیادہ بائیسکل ہیں۔ سب سے بڑی بائیسکل ساز کمپنی بھارت کے صوبہ پنجاب کے شہر لدھیانہ کی ہیرو سائیکلز (Hero Cycles) ہے۔

سب سے بڑی بری فوج:۔

چین کی بری فوج، تعداد نفوس 2300000 (وسط 1990ء)۔

سب سے بڑی بحری فوج:۔

امریکہ کی بحری فوج، تعداد نفوس 584800 (وسط 1990ء)۔

سب سے بڑے انتخابات:۔

بھارت میں 1991ء میں 20 مئی، 12 جون اور 15 جون کو منعقد ہونے والے عام انتخابات، تعداد رائے دہندگان تقریباً 52 کروڑ تھی۔

سب سے بڑا بیلٹ پیپر:۔

بھارت کی ریاستی اسمبلی کرناٹک کے انتخابات منعقدہ 5 مارچ 1985ء جہاں بلگام شہر کی نشست کے لئے 301 امیدوار تھے۔

ووٹر کے لئے زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم عمر:۔

زیادہ سے زیادہ عمر 25 سال، انڈورا (Andorra) براعظم شمالی امریکہ۔ کم سے کم 15 سال فلپائن (Philippines)، ایشیا میں پاکستان میں یہ حد 18 سال ہے۔

سب سے بڑی کمیونسٹ پارٹی:۔

چین کی کمیونسٹ پارٹی تعداد ممبران 44000000 (1987ء)

سب سے بڑی جرائم پیشہ تنظیم:۔

(بلحاظ منافع):۔ مافیا (Mafia)۔ اس نے 1869ء میں امریکہ کی ریاست نیو اورلین (New Orleans) میں جنم لیا۔ نفوس کے اعتبار سے بڑی جرائم پیشہ تنظیم جاپان میں یاکوزا (Yakuza) گروپ یاماگوچی گومی (Yamaguchi Gumi) جس کے ممبران کی تعداد تقریباً تیس ہزار ہے۔

سب سے بڑا بنک (تجارتی):۔

دائی ایچی کانگیو بنک لمیٹڈ ٹوکیو، جاپان۔

سب سے زیادہ شاخوں والا بینک:۔

سٹیٹ بینک آف انڈیا (شاخوں کی تعداد 12462) جنوری 1991ء۔

سب سے بڑی طیارہ ساز کمپنی:۔

بوئنگ کمپنی، امریکہ کی ریاست واشنگٹن کے شہر سیٹل میں واقع ہے۔

سب سے بڑی تیل کمپنی:۔

ایکسن کارپوریشن (Exxon Corporation) نیویارک، امریکہ۔

سب سے زیادہ موٹر گاڑیاں بنانے والا ملک:۔

جاپان، پیداوار 1990ء 13486796۔ امریکہ (پیداوار 9780236) اور جرمنی (پیداوار 1990ء 4976552) بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

سب سے زیادہ کاریں بنانے والا ملک:۔

جاپان (پیداوار 1990ء 9947972)۔ امریکہ (پیداوار 6077499) اور جرمنی بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

سب سے بڑی موٹر کمپنی:۔

جنرل موٹرز کارپوریشن امریکہ۔ امریکہ ہی کی فورڈ موٹرز کارپوریشن دوسرے نمبر پر ہے۔

سب سے زیادہ تعداد میں ملازمین رکھنے والا ادارہ:۔

بھارتی ریلوے، 31 مارچ 1990ء کو ملازمین کی تعداد 1646704 تھی۔

سب سے بڑا کلاک:۔

فرانس کے شہر بووے (Beauvais) میں سینٹ پیری (St. Pierre) کے گرجا گھر میں نصب شمسی کلاک، اونچائی 40 فٹ، چوڑائی 20 فٹ اور گہرائی 9 فٹ۔

سب سے بڑا درخت:۔

جنرل شرمن نامی درخت، سکویا نیشنل پارک کیلیفورنیا، امریکہ۔ گھیرا (Girth) 83 فٹ (25.35 میٹر)۔

سب سے زیادہ بلند درخت:۔

373 فٹ (113.7 میٹر) بلند درخت امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا کی ہمبولٹ کاؤنٹی کے ریڈ ووڈ نیشنل پارک میں واقع ہے۔

سب سے زیادہ تیز رفتاری سے بڑھنے والا پودا:۔

بانس (Bamboo) ایک قسم کا گھاس، ایک دن میں 3 فٹ تک بڑھ سکتا ہے۔

سب سے بڑا جنگل:۔

شمالی روس میں واقع صنوبر کے وسیع جنگلات رقبہ 2700000000 ایکڑ (دنیا کے جنگلات کے کل رقبہ کا 25 فیصد)۔

سب سے بڑی مچھلی:۔

وہیل مچھلی، وزن 174 ٹن تک۔

سب سے بڑا جانور:۔

مادہ وہیل مچھلی (Blue Whale) وزن 174 ٹن تک ہو سکتا ہے، لمبائی 110 فٹ تک ہو سکتی ہے۔ یہ سب سے بڑا دودھ دینے والا جانور (Mammal) بھی ہے۔

زمین پر سب سے بڑا جانور:۔

ہاتھی (Elephant) افریقہ کے جنگلوں میں پائے جانے والے بالغ ہاتھی کا اوسط وزن تقریباً 5.6 ٹن اور اوسط قد ساڑھے دس فٹ تک ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ عمر والا ممالیہ جانور:۔

ایشیا کا ہاتھی، زیادہ سے زیادہ عمر 81 سال نیپال کے شاہی ہاتھی کی ریکارڈ کی گئی جو کھٹمنڈو میں 1985ء میں مر گیا۔

سب سے تیز رفتار جانور:۔

چیتا، زیادہ سے زیادہ رفتار 92 تا 101 کلومیٹر فی گھنٹہ (60 میل تا 63 میل فی گھنٹہ)۔

سب سے لمبا جانور:۔

زرافہ (Giraffe) قد تقریباً 5 تا 6 میٹر۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34317 میں مبشر احمد عمر ولد منور احمد قوم چیمہ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد عمر ولد منور احمد پریم کوٹ گواہ شد نمبر 1 محمد حنیف ولد محمد شریف پریم کوٹ گواہ شد نمبر 2 منور احمد چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ پریم کوٹ

مسل نمبر 34318 میں عمران احمد ولد محمد عنایت قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 23-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عمران احمد ولد محمد عنایت پریم کوٹ گواہ شد نمبر 1 محمد منشاء پریم کوٹ گواہ شد نمبر 2 منور احمد چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ پریم کوٹ

مسل نمبر 34319 میں شمائلہ رشید بنت رشید احمد قوم منجرا پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شمائلہ رشید بنت رشید احمد پریم کوٹ گواہ شد نمبر 1 منور احمد چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ پریم کوٹ گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف ولد محمد شریف پریم کوٹ

مسل نمبر 34320 میں منور احمد چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 22-5-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ 6 کنال۔ 2۔ ایک عدد بھینس اور ایک عدد گائے۔ 3۔ مکان واقع پریم کوٹ کا 1/4 حصہ۔ 4۔ ایک عدد سائیکل۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور احمد چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ پریم کوٹ گواہ شد نمبر 1 ناصر جاوید منجرا پریم کوٹ گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف ولد محمد شریف پریم کوٹ

مسل نمبر 34323 میں نبیلہ زوجہ اصغر علی کلاء قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 9-6-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک

(باقی صفحہ 7 پر)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم میاں مبشر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد کی بیٹی مکرمہ عائشہ مبشر صاحبہ کا نکاح مورخہ 16 جون 2002ء کو ہمراہ مکرم مشہود احمد فہیم صاحب ٹورانٹو کینیڈا ابن مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب مغل پورہ لاہور بعوض مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مکرم مختار احمد صاحب ملہی امیر جماعت ضلع گوجرانوالہ نے پڑھا۔ مکرمہ عائشہ مبشر صاحبہ مکرم میاں قمر احمد صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد کی ہمشیرہ ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب بقاپوری ولد مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بقاپوری محلہ نصیر آباد حلقہ سلطان تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی چوہدری مظفر احمد صاحب بقاپوری کی ایک حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی راولپنڈی کے ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ ٹانگ میں راڈ ڈالا گیا ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور مزید پیچیدگیوں سے بچائے۔

مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں خاکسار گزشتہ ایک ہفتہ سے بخار اور پیٹ کے عارضہ میں مبتلا ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد ارشد قریشی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار تین دن بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال CCU میں زیر علاج رہ کر اب واپس گھر آ گیا ہے۔ تاحال کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے مودبانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ تحصیل وضلع چکوال لکھتے ہیں خاکسار کی بیٹی مکرمہ شاہدہ نصرت صاحبہ کو چار ماہ سے دائیں گردہ میں شدید درد اور انفیکشن کی تکلیف چلی آ رہی ہے احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

گمشدہ سند میٹرک

مکرم فضل احمد ساجد صاحب مربی سلسلہ دارالافتاء لکھتے ہیں۔ مورخہ 29 جولائی 2002ء بروز سوموار بوقت 2.30 بجے دوپہر دفتر سے گھر جاتے ہوئے میرے چھوٹے بھائی ناصر احمد صاحب ولد نواب دین صاحب کی میٹرک کی سند کہیں گر گئی ہے۔ براہ کرم جس دوست کو ملے خاکسار کو پہنچا دیں۔

فون نمبر: 211942۔ دفتر دارالافتاء ربوہ

سانحہ ارتحال

مکرمہ ساجدہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عزیز احمد صاحب بھاگلپوری لکھتی ہیں میری پیاری بیٹی مکرمہ آسیہ نصیر صاحبہ چند دن بخار اور سردرد کی تکلیف کے باعث کراچی میں بعمر 32 سال وفات پاگئیں۔ اسی روز بعد نماز ظہر بیت النور کراچی میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر المال آمد صدر انجمن احمدیہ نے جنازہ پڑھایا اور باغ احمد بن قاسم کراچی میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مشہور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ حلقہ النور نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں دو بیٹے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے درخواست دعا ہے۔ نیز میری بیٹی کی اچانک وفات کی خبر سن کر پاکستان اور پاکستان باہر میرے تمام عزیز رشتہ داروں نے مجھ سے بذریعہ ٹیلی فون اظہار ہمدردی اور تعزیت کی ہے۔ میں سب کی بے حد شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ سب کا حامی وناصر ہو اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

مکرمہ زینب بی امجد صاحبہ وصیت نمبر 21716 اہلیہ مکرم عمر امجد صاحب نے محلہ دارالعلوم غربی ربوہ سے 74ء میں وصیت کی تھی۔ پھر یہ کراچی شفٹ ہو گئیں 96-95ء تک دفتر ہذا سے رابطہ رہا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ کینیڈا چلی گئیں۔ مگر ایڈریس معلوم نہ ہونے کی وجہ سے رابطہ نہیں رہا۔ اگر یہ خود یا ان کے عزیز یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو ان کے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

دورہ نمائندہ الفضل

دفتر الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ضلع نارووال کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

(1) بقایاجات الفضل کی وصولی اور نئے خریدار بنانا

(2) اشتہارات کی ترغیب

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

فوجی سٹیشن امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ امریکہ ایشیا میں سلامتی کے تحفظ کیلئے فوجی سٹیشن قائم کریگا۔ انہوں نے کہا کہ خطے میں امن واستحکام کو یقینی بنانے کیلئے امریکہ نے پہلے ہی ایک لاکھ کے قریب بحری اور بری افواج ایشیا میں تعینات کر رکھی ہیں۔

ترکی میں مساجد پر کنٹرول ترکی کے سرکاری مذہبی ادارہ کے سربراہ نے بلاضرورت مساجد کی تعمیر کو پیسے کا ضیاع اور مذہب سے متصادم قرار دیا ہے۔ ترکی قانون کے مطابق رہائشی علاقہ میں دو مساجد کا درمیانی فاصلہ 700 میٹر اور کمرشل علاقے میں 400 میٹر ہونا چاہئے پچھلے چند برسوں میں مساجد پر کنٹرول کی پالیسی میں تیزی آئی ہے یہ اقدام اسلامی سیاسی تحریکوں پر قابو پانے کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

یونان میں 22 پاکستانی گرفتار یونان میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے 22 پاکستانیوں سمیت 97 غیر قانونی تارکین وطن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

اونٹ دوڑ میں بچوں کا استعمال متحدہ عرب امارات نے اونٹ دوڑ میں بچوں کے استعمال پر پابندی لگا دی ہے۔ خلاف ورزی کرنے پر جرمانہ کی سزا ہوگی۔ اونٹ دوڑ کے لئے بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش سے بڑی تعداد میں بچے سمگل کئے جاتے ہیں۔

خودکش حملے انڈونیشیا کی سب سے بڑی اسلامی جماعت نہضۃ العلماء نے اسلام کی خاطر خودکش حملوں کو جائز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو خودکشی سے منع کرتا ہے۔ لیکن حق کی خاطر اس کی اجازت دیتا ہے۔ خودکش حملے مخصوص حالات میں جائز ہیں تاہم محض خود کو ہلاک کرنے یا شہرت حاصل کرنے کیلئے جائز نہیں۔

پینٹاگون مجرم ہے افغانستان میں امریکیوں کی طرف سے بارات پر بمباری سے متعلق اقوام متحدہ کی رپورٹ نے پینٹاگون کو مجرم ثابت کر دیا ہے برطانیہ کے ایک بڑے اخبار میں اقوام متحدہ کی شائع ہونے والی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بارات پر بمباری کے فوراً بعد اتحادی فوج جائے وقوعہ پر پہنچی اور علاقے کو مکمل طور پر صاف کر کے خون کے نشانات اور گولیوں کا صفایا کر دیا اور موقع پر موجود خواتین کو رسیوں سے باندھ دیا۔ امریکی دعوے کی سچائی کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ طیارے پر زمین سے بمباری کی گئی۔

شاہ فہد کی آنکھ کا آپریشن سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اپنی آنکھ کا آپریشن کروانے کیلئے ان دنوں سوئٹزرلینڈ کے ایک ہسپتال میں ہیں۔ شاہی نزاکتوں کے تقاضے کے پیش نظر ہسپتال میں ان کی موجودگی دردسر بن گئی ہے۔ مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق شاہ فہد کو ہسپتال کا ماحول پسند نہیں آیا۔ ان کے کمرہ میں نئے قالین بچھائے گئے مختلف ٹیلی ویژن سیٹ رکھے گئے۔ سوئس ہسپتال نے ملکی قوانین کو الگ رکھتے ہوئے تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کر دیں لیکن سعودی فرمانروا پھر بھی خوش نہیں۔

آسیان معاہدہ کی حمایت انڈونیشیا نے کہا ہے کہ آسیان اور امریکہ کے درمیان دہشت گردی کے خلاف ہونے والے مجوزہ معاہدے کی بھرپور حمایت کرتا ہے۔ انڈونیشی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ جکارتہ کے بارے میں یہ غلط تاثر قائم کیا گیا کہ وہ مذکورہ معاہدے کے خلاف ہے جو درست نہیں۔

مسلمانوں کی 17 دوکانیں نذر آتش بھارتی ریاست گجرات میں انتہا پسند ہندوؤں نے فرقہ وارانہ فسادات کے دوران مسلمانوں کی 17 دوکانیں نذر آتش کر دی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق معمولی بات پر مسلمانوں اور ہندوؤں کا جھگڑا ہوا جس نے فساد کی شکل اختیار کر لی۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔ اور علاقے میں کرفیو لگا دیا گیا۔

ایران دہشت گردی کا منبع اسرائیلی وزیر خارجہ شمعون پیرز نے اسلامی انتہاپسندوں کی حمایت کرنے پر ایران کو کڑی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے مشرق وسطی میں دہشت گردی کا منبع قرار دیا ہے۔ فرانسیسی صدر سے ملاقات کے بعد ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شمعون نے کہا کہ ایران۔ حماس۔ اسلامی جہاد اور دیگر انتہاپسند تنظیموں کو فنڈز اور اسلحہ مہیا کر رہا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 14 تولے مالیتی -/43500 روپے۔ حق مہر -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے سالانہ بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نبیلہ زوجہ اصغر علی کلاء بہاولپور گواہ شد نمبر 1 اصغر علی کلاء ولد محمد شریف کلاء بہاولپور گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف اعوان ولد کریم بخش بہاولپور

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب

جمعرات	یکم-اگست	زوال آفتاب	1-14
جمعرات	یکم-اگست	غروب آفتاب	8-08
جمعہ	2-اگست	طلوع فجر	4-49
جمعہ	2-اگست	طلوع آفتاب	6-21

پاک بنگلہ اتفاق رائے
ڈھاکہ میں صدر جنرل مشرف اور بنگلہ دیش وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء کے درمیان باضابطہ مذاکرات ہوئے- مذاکرات میں دو طرفہ تعلقات اور مستقبل میں ان میں توسیع اور علاقائی و بین الاقوامی مسائل زیر غور آئے- بات چیت میں مسئلہ کشمیر کے پرامن حل اور پاکستان و بھارت کے درمیان موجودہ کشیدگی پر بھی خاص طور پر غور ہوا جو سرحدوں اور کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کے اجتماع سے پیدا ہوئی ہے- یہ مذاکرات 90 منٹ جاری رہے- یہ بھی اتفاق رائے ہوا کہ خطے میں تنازعات مذاکرات کے ذریعے حل ہونے چاہئیں-

حکومت مدرسہ آرڈیننس میں ترمیم پر آمادہ
حکومت نے مدرسہ رجسٹریشن آرڈیننس کے بارے میں اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کی تجاویز کی روشنی میں آرڈیننس میں تبدیلی کرنے پر آمادگی ظاہر کردی ہے اس سلسلے میں ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے- جو دینی مدارس کی تنظیموں اور حکومت کے درمیان طے شدہ امور کی روشنی میں آرڈیننس میں ترمیم کرے گی- اس بات کا فیصلہ وزارت مذہبی امور میں تین وفاقی وزراء دینی مدارس کی تنظیموں کے قائدین اور دوسرے اعلیٰ حکام کے اجلاس میں کیا گیا-

منی چینجرز کی بجائے ایکسچینج کمپنیاں بنانے کا فیصلہ
سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر ڈاکٹر عشرت حسین نے کہا ہے کہ حکومت نے ملک میں نئی ایکسچینج قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے- اس سلسلے میں صدر جنرل مشرف نے فوری طور پر ایک آرڈیننس کی منظوری دے دی ہے- جبکہ سٹیٹ بنک آف پاکستان نئی قائم ہونے والی ایکسچینج کمپنیوں کو لائسنس کے قائم ہونے سے ملک میں فارن ایکسچینج مارکیٹوں میں یکسانیت پیدا ہوگی- انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں منی چینجرز اور رقوم کی بیرون ملک سے پاکستان ترسیل کے بزنس میں بہتری آئے گی اور بہتر کارپوریٹ کلچر ملک میں قائم ہو جائے گا- اوران کمپنیوں کے قیام سے غیر قانونی منی چینجرز اور ہنڈی کا کاروبار کرنے کی حوصلہ شکنی ہوگی- اور ان کو مناسب انداز میں قابو کیا جاسکے-

مشرف کے اظہار افسوس کے نتائج خوشگوار ہونگے
صدر جنرل مشرف نے دورہ بنگلہ دیش کی ابتداء کرتے ہوئے 1971ء کے افسوسناک واقعات پر جو اظہار تاسف کیا ہے اس پر مختلف ردعمل ظاہر کیا گیا ہے- بعض کے انہوں نے دونوں ممالک میں از سر نو اچھے تعلقات کی ابتداء کردی ہے- اوراس کے نتائج خوشگوار ہوں گے- لاہور کے بعض سیاسی اور عسکری حلقوں نے اس رویہ کو مثبت قرار دیا ہے- اور امید ظاہر کی ہے کہ اس سے دونوں ممالک کے درمیان دوستی اور محبت کا نیا باب شروع ہوگا- صدر مشرف نے اخلاقی جرأت سے کام لیتے ہوئے بہت اہم سیاسی مسئلہ کو حل کرنے کی ابتداء کی ہے- 1971ء کے واقعات افسوسناک تھے اس میں کسی ایک کی ذمہ داری نہیں تھی- یہ کام دونوں فریقوں نے شروع کیا تھا- جنرل مشرف نے اپنے حصے کی غلطی پر افسوس کا اظہار کر کے سب پاکستانیوں کی درست سمت میں رہنمائی کی ہے-

تحریک پاکستان فنڈ کیلئے کسی کی دیانت پر شک نہیں
ایڈہاک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین نے کہا ہے کہ ہم نے کارکنان تحریک پاکستان کے فنڈ کیلئے اڑھائی کروڑ روپے کی رقم کے بارے میں کسی کی دیانت پر کوئی شک نہیں کیا بلکہ صرف اس قدر کہا ہے کہ اس سرکاری رقم کا حساب کتاب پیش ہونا چاہئے- یہ رقم کس کو جاری ہوتی ہے؟ یہ حکومت کا پیسہ ہے اس کا حساب کتاب ہونا چاہئے-

جنوبی ایشیا میں امن و استحکام ترقی کیلئے ضروری ہے
صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش نے جنوبی ایشیا میں امن و استحکام کو علاقائی تعمیر و ترقی کیلئے ناگزیر قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے مابین تمام تنازعات کو بامعنی اور بامقصد مذاکرات کے ذریعے حل کیا جانا چاہئے- یہ بات صدر جنرل مشرف اور بنگلہ دیش کے صدر بیرسٹر ضمیر الدین سرکار نے ڈھاکہ میں ایک ضیافت کے دوران کہی جو پاکستانی سربراہ کے اعزاز میں دی گئی تھی-

مساجد کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہیں ہونے دینگے
وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ علماء کرام کے ساتھ مذاکرات کو کامیاب بنانے کیلئے دینی مدارس آرڈیننس میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے مساجد کے منبروں کو سیاسی مقاصد و گالیاں نکالنے کیلئے کسی کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دینگے- وہ پاکستان نیشنل فورم کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار سے خطاب اور صحافیوں سے بات چیت کر رہے تھے- پی پی آئی کے مطابق انہوں نے کہا کہ طاہر القادری کے مدرسے سمیت تمام دینی مدارس کا آڈٹ ہوگا اور انہیں اپنے ذرائع آمدن سے حکومت کو آگاہ کرنا پڑے گا- انہوں نے کہا کہ مختلف شہروں میں ایف بی آئی کے دفاتر کھلنے کی خبر کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں- انہوں نے کہا دہشت گردی کی اصل جڑ معاشرتی بے انصافی‘ اور تعلیمی فقدان ہے- انہوں نے کہا معاشرے میں امن و امان قائم رکھنا صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں عوام کو بھی قانون پسند ہونا چاہئے‘ انہوں نے جہاد کے بارے میں کہا کہ میں نے صوفی محمد سے کہا کہ بچوں کو ان کے والدین کی مرضی کے خلاف نہ لے کر جائیں مگر وہ ہزاروں بچے مدرسوں سے ان کے والدین کی مرضی کے بغیر افغانستان لے گئے‘ خود تو واپس آگئے اور بچوں کو وہاں پھنسا دیا- کس قسم کی وہ لیڈر شپ کر رہے ہیں- انہوں نے کہا جہادی کلچر میں مذہبی شدت پسندی زیادہ آگئی ہے- افغانستان کی جنگ کے بعد پاکستان میں جہادی کلچر پھیل گیا ہے- منشیات اور اسلحہ کی بھرمار ہوگئی ہے انہوں نے کہا انتہا پسندی اسلام کی نفی ہے- انہوں نے کہا ہم جہالت کے اندھیروں میں بھٹکے ہوئے ہیں- اسلام سے دور ہیں اور قرآن پر توجہ نہیں دے رہے- فرقہ واریت میں پھنسے ہوئے ہیں اور یہی ہماری تباہی کے راستے ہیں- اس سیمینار میں آئی جی پنجاب‘ ارشاد احمد حقانی اور ایس ایم ظفر نے بھی خطاب کیا-

(روزنامہ جنگ 31 جولائی 2002ء)

پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تین سمجھوتوں پر دستخط
پاکستان اور بنگلہ دیش نے خارجہ امور‘ ثقافت اور تجارت و صنعت کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کیلئے تین سمجھوتوں پر دستخط کئے- صدر جنرل مشرف اور بنگلہ دیشی وزیر اعظم خالدہ ضیاء میں باقاعدہ مذاکرات کے بعد ان سمجھوتوں پر دونوں ممالک کے درمیان مشاورتی ادارہ قائم کیا گیا- جس کے ہر سال باقاعدگی سے اجلاس ہوا کریں گے- ثقافت کے شعبے میں طے پانے والے سمجھوتے کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے کے طلبہ کو اپنی یونیورسٹیوں میں تعلیم کی سہولت فراہم کریں گے- اور ریڈیو ٹی وی پروگراموں کا تبادلہ کیا جائیگا- تجارت کے فروغ کیلئے ایک مشترکہ بزنس کونسل قائم کی گئی ہے- جو دونوں ملکوں کے درمیان تجارت‘ صنعت سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے کام کرے گی-

سیاسی جماعتوں کے پاس کروڑوں روپے کہاں سے آئے ہیں؟
پاکستان میں سیاسی جماعتوں کی آمدنی اور ان کے اخراجات کبھی بھی عوامی بحث کا موضوع نہیں رہے- اس کی ایک بڑی وجہ ماضی میں سیاسی جماعتوں کی جانب سے اس کی حوصلہ افزائی نہ کرنا ہے- بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق سوال یہ ہے کہ آخر سیاسی جماعتیں اپنے بڑے بڑے اجتماعات‘ جلسے اور جلوسوں کے لئے پیسہ کہاں سے لاتی ہیں؟ کیا یہ کروڑوں روپے پارٹی کے فنڈ سے خرچ کئے جاتے ہیں یا پھر اس کی ذمہ داری پارٹی کے امیر کبیر رہنماؤں پر ہوتی ہے- اگر پارٹی عہدیدار اپنا ذاتی پیسہ سیاسی سرگرمیوں پر خرچ کرتے ہیں تو وہ خود کو وہ عوام اور حکومت کے پیسے سے اپنی جیبیں بھریں اور شاید اس لئے سویلین حکومتوں کے دور میں پلاٹ پرمٹ کی سیاست پروان چڑھی-

قارئین الفضل متوجہ ہوں
جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ جولائی 2002ء مبلغ اکیاسی روپے بنتا ہے- بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی-/50 روپے- بڑی-/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

سیل - سیل - سیل
مخصوص ریڈی میڈ ملبوسات پر سالانہ کلیئرنس سیل (محدود مدت کیلئے) شروع ہے- قیمت انتہائی کم- فائدہ اٹھائیں-
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ- فون: 212039

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ-
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755
☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845
☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
☆ کرسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈپو مین کورنگی روڈ کراچی
☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد- 041-638719
☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-2612
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX:219065 ☎ 291024

رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61